از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 فروری 1958

کاشیناتھ سنکراپاوانی

بنام

نیوایکوٹ کاٹن جننگ اینڈ پریسنگ کمپنی، لمیٹڈ۔

(بھگوتی، جے ایل کپور اور گجیندر گڈکر جسٹس صاحبان)

حد بندی—جمع شدہ رسید پر مقدمہ—ذمہ داری کا اعتراف—شہادت—کمپنیوں کے رجسٹرار سے حاصل کردہ بیلنس شیٹ—قبولیت—صداقت اور درستگی کا مفروضہ—کمرشل ڈاکیومنٹس ایویڈنس ایکٹ (XXX، سال 1939)، دفعہ 3(b)۔

اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کو مختلف رقم پیش کی، جس کے بدلے مدعا علیہ نے یکم اگست 1939 سے 31 جولائی 1940 تک 12 ماہ کے لیے جمع شدہ رسید منظور کی، 16 جون 1944 کو اپیل کنندہ نے اس الزام پر سود کے ساتھ رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ یہ رقم 17 مئی 1941 کو واجب الادا ہو گئی تھی جب رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا اور مقدمے کی حد 17 مئی 1944 کو ختم ہو گئی تھی اور اس کے بعد عدالت کے دوبارہ کھلنے کے دن مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے 20 مئی 1941 کو مجلس منتظمین کی طرف سے منظور کردہ اقرار نامہ میں اور 10 اکتوبر 1941 کے سال 1940-41 کے لیے مدعا علیہ واصل باقی میں مدعا علیہ کی طرف سے اپنے ذمہ داری کے اعترافات پر بھی انحصار کیا:

قرار پایا گیا کہ مقدمہ حد مدت کی وجہ سے روک دیا گیا تھا کیونکہ جمع شدہ رسید کے تحت واجب الادا رقم 31 جولائی 1941 کو قابل ادائیگی ہو گئی تھی اور چونکہ کوئی اقرار نامہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ جمع شدہ رسید کے تحت واجب الادا رقم مطالبے پر قابل ادائیگی تھی،

مزید قرار پایا گیا کہ اس حد مدت کو مبینہ اعترافات سے نہیں بچایا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مجلس منتظمین کی قرارداد میں صرف اپیل کنندہ کے دعوے کے تصفیے کی تجویز دی گئی تھی، جسے اگر اپیل کنندہ قبول کرتا ہے تو اسے حصص یافتگان کے عام اجلاس کے سامنے رکھا جانا تھا، بندوبستداد میں صرف مدعاعلیہ کی سابقہ ذمہ داری کا حوالہ دیا گیا تھا اور اسے زیر بحث جمع کی رسید کے تحت مدعاعلیہ کی ذمہ داری کے اعتراف کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔

کمپنیز کے رجسٹرار سے حاصل کردہ بیلنس شیٹ کی ایک نقل، سال 1940-41 جو اس معاملے میں دائر کی گئی تھی، کو عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے غلط طور پر مسترد کر دیا کہ اسے ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا۔ یہ نقل کمرشل ڈاکیومنٹس ایویڈنس ایکٹ کے دفعہ 3(b) کے تحت قابل قبول تھی، اس دفعہ کے تحت عدالت متعلقہ اتھارٹی کے ذریعے یا اس کے تحت یا اس میں موجود بیانات کے حوالے سے واصل باقی کے حوالے سے ایک مفروضہ بھی اٹھا سکتی ہے، مفروضہ لازمی نہیں تھا، لیکن عدالت کے ساتھ صوابدیدی تھا۔ اس کیس کے حالات میں، جہاں کمپنی میں دھڑے تھے اور اس میٹنگ کی باقاعدگی جس میں بیلنس شیٹ منظور کی گئی تھی، متنازعہ تھی، عدالت عالیہ اس مفروضے کو نہ اٹھانے میں بالکل جائز ثابت ہوتی، اس کے نتیجے میں واصل باقی میں اعتراف اپیل گزار کے لیے کوئی فائدہ مند نہیں تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 77، سال 1954۔

دیوانی مقدمہ نمبر 7-B، سال 1944 میں سیکنڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، اکولا کی عدالت کے 31 جولائی 1945 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والی پہلی اپیل نمبر 91، سال 1945 میں سابق ناگپور عدالت عالیہ کے 25 اگست 1949 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل۔

اپیل گزار کے لیے سی۔ بی۔ اگروالا اور رتنا پارکھی اے۔ جی۔

مدعاعلیہ کے لیے ویدویاس اور گنپت رائے۔

18.1958 فروری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ بھگوتی، جسٹس نے سنایا۔

مجموع ضابطہ دیوانی (ایکٹ V، سال 1908) کی دفعہ 110 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 109 (a) کے تحت سرٹیفکیٹ کے ساتھ یہ اپیل ناگپور عدالت عالیہ کے ذریعے اپیل کنندہ کی اپیل کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مسترد کرنے اور دوسرے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، اکولا کے ذریعے اس کے مقدمے کو مسترد کرنے کی تصدیق کرتے ہوئے منظور کیے گئے فیصلے اور ڈگری کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ، جو ٹرائل کورٹ میں مدعی تھا، فرسٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، اکولا کی عدالت میں دائر، دیوانی مقدمہ نمبر $\frac{2-B}{7-B}$ سال 1944 مدعا علیہ کے خلاف بھارتیہ کمپنیز ایکٹ، سال 1882 کے تحت شامل ایک محدود کمپنی، جو ایک جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کی مالک تھی اور ضلع اکولا کے اکوٹ میں کپاس کو جننگ اور پریس کرنے کا کاروبار کرتی تھی۔

درخواست گزار نے الزام لگایا کہ وہ کمپنی کے قرض دہندگان میں سے ایک تھا جو پچھلے تقریباً 35 سالوں سے اس سے رقم ادھار لیتا تھا۔ اس نے کمپنی کے بینکر کے طور پر کام کرنے کا دعوی کیا اور اس سے ادھار لی گئی رقوم کمپنی کی کتبِ حسابات میں دو کھاتوں میں درج کی گئیں، جن میں سے ایک کو کرنٹ اکاؤنٹ یا "چالو کھاتہ" کہا جاتا ہے اور دوسرے کو "فکسڈ ڈپازٹ کھاتہ" کہا جاتا ہے۔ استعمال شدہ کھاتہ، جو ہر سال کے آخر میں بنایا جاتا تھا اور کھاتے کے نچلے حصے میں واجب الادا رقم کمپنی کی بیلنس شیٹ میں درج کی گئی تھی جسے کمپنی کی سالانہ جنرل میٹنگ میں اپنایا گیا تھا۔ فکسڈ ڈپازٹ کھاتہ میں موجود رقوم کے لیے جمع شدہ رسیدیں بھی وقتاً فوقتاً منتقل کی جاتی تھیں اور جولائی 1939 کو ختم ہونے والے سال کے آخر میں، کمپنی کی طرف سے اسے واجب الادا 79,519-12-9 روپے کی رقم ملی ان دونوں کھاتوں پر۔ 15 جنوری 1940 کو کمپنی نے اس رقم کے لیے ان کے حق میں ایک جمع شدہ رسید منظور کی جس کا مطالبہ انہوں نے 10 مئی 1941 اور 17 مئی 1941 کے اپنے خطوط کے ذریعے کمپنی سے کیا۔ کمپنی مذکورہ رقم ادا کرنے میں ناکام رہی اور اس کے نتیجے میں اس نے 16 جون 1944 کو کمپنی کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں یکم اگست 1939 سے 15 جنوری 1944 تک اصل کے لیے 79,519-12-9 روپے اور سود کے طور پر 24,468 روپے کی وصولی کی گئی۔

جیسا کہ شکایت میں دعوی کیا گیا تھا کہ یہ تمام رقوم جو کمپنی نے اس سے ادھار لی تھیں وہ اس کے قرض دہندہ کے طور پر کیے جانے والے مطالبے پر قابل ادائیگی تھیں اور وہ کمپنی کے پاس جمع تھیں، لیکن اس لیے کہ کمپنی مطالبہ پر بڑی رقم ادا کرنے پر مجبور نہ ہو، کرنٹ اکاؤنٹ میں موجود اشیاء کو وقتاً فوقتاً فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ میں منتقل کیا جا رہا تھا۔ ان ذخائر کی رقوم اس طرح 17 مئی 1941 کو ان کے مطالبے پر قابل ادائیگی ہونے بنائے نالش سے ان پر کارروائی کی گئی اور مقدمے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

حد 17 مئی 1944 کو ختم ہو گئی۔ لیکن، چونکہ اس دن عدالتیں بند تھیں، اس لیے مقدمہ افتتاحی دن یعنی 16 جون 1944 کو دائر کیا گیا تھا، اور اس لیے حد بندی ایکٹ کی دفعہ 4 کے ذریعے حد بندی کو بچایا گیا تھا۔ انہوں نے کمپنی کی طرف سے کیے گئے اپنے قرض کے اعترافات پر بھی انحصار کیا (a)20 مئی 1941 کو مجلس منتظمین کی طرف سے منظور کردہ قرارداد، (b)10 اکتوبر 1941 کے سال کے لیے کمپنی کی بیلنس شیٹ، اور سالوں کے لیے 1941-42 اور 1942-43 اور (c)31 جولائی 1941 کو یا اس کے آس پاس کمپنی کی کھاتوں میں مدعی کے کھاتہ میں اندراج اور کمپنی کے چیئرمین کے دستخط۔ انہوں نے مزید 16 جون 1941 کو کمپنی کو ختم کرنے کے لیے کمپنی ایکٹ کی دفعہ 162 کے تحت کی گئی درخواست پر انحصار کیا، جسے تاہم عدالت نے 16 جون 1944 کو مسترد کر دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ وہ مقدمے میں دعوی کردہ سین راحت کے لیے اس درخواست پر قانونی چارہ جوئی کر رہے تھے اور چونکہ عدالت درخواست پر غور کرنے سے قاصر تھی کیونکہ کمپنی کی طرف سے قرض متدعویہ تھا، اس لیے وہ حد کی مدت سے کٹوتی کرنے کا حقدار تھا، جو اس نے حد بندی ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت گزارا تھا۔

اپیل کنندہ کے اس دعوے کو مدعا علیہ نے بنیادی طور پر اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ مقدمہ حدود کے قانون کے ذریعہ روک دیا گیا تھا۔ نیچے کی دونوں عدالتوں نے اس کے دعوے کو مسترد کر دیا۔ ٹرائل کورٹ نے اس کا مقدمہ خارج کر دیا اور عدالت عالیہ نے اپیل پر اس کی اپیل مسترد کر دی اور ٹرائل کورٹ کے ذریعے اس کے مقدمے کو خارج کرنے کی تصدیق کر دی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اس اپیل میں ہمارے غور کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کے مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے، پہلی بار، جمع کی رسید پر انحصار کیا جو کمپنی نے 15 جنوری 1940 کو اس کے حق میں منظور کی تھی۔ یہ رسید (نمائش P-1) یکم اگست 1939 سے 31 جولائی 1940 تک 12 ماہ کے لیے 79,519-12-9 روپے کے جمع ہونے کا ثبوت دیتی ہے، اور اس کے نیچے موجود رقم مدعا علیہ کے ذریعے 31 جولائی 1940 کو واجب الادا اور قابل ادائیگی ہو گئی۔ تاہم، اپیل کنندہ نے حد کی مدت کے آغاز کو 17 مئی 1941 تک بڑھانے کی کوشش کی، اس بنیاد پر کہ رقم، جو اس جمع کی رسید کا موضوع ہے، مطالبہ پر اسے قابل ادائیگی تھی، کہ اس طرح کا مطالبہ اس نے 17 مئی 1941 کو کیا تھا، اور اس لیے یہ حد کی مدت کے آغاز کی تاریخ تھی۔ اس سلسلے میں کوئی واضح اقرار نامہ اس کے ذریعے ثابت نہیں کیا جا سکا اور نہ ہی اس کے اور کمپنی کے درمیان 25 سال کی مدت کے لین دین کے دوران کوئی اقرار نامہ کیا جا سکا جس کے دوران فریقین کے درمیان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لین دین جاری رہا۔ درحقیقت اس طرح کے اقرار نامہ کو یا تو واضح یا مضمر، جمع کی رسید کی قیود سے ہی مسترد کر دیا گیا تھا جس میں یہ ذکر کرنے کے علاوہ کہ کمپنی کو یکم اگست 1939 سے 31 جولائی 1940 تک 12 ماہ کے لیے رقم جمع کے طور پر موصول ہوئی تھی، اس کے برعکس ایک نوٹ موجود تھا کہ مقررہ تاریخ پر سود ختم ہو جائے گا۔ یہ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی تھا کہ جمع کی رسید کے نیچے واجب الادا رقم واجب الادا ہو گئی اور اس میں مذکور مقررہ تاریخ کو قابل ادائیگی ہو گئی اور یہ کہ اس کے بعد کسی بھی وقت قرض دہندہ کی طرف سے اس سلسلے میں مطالبہ کیے جانے پر اس رقم کی ادائیگی کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ فریقین کے درمیان لین دین کے عمل نے بھی اس طرح کے کسی اقرار نامہ کو مسترد کر دیا کیونکہ ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کی جمع شدہ رسیدیں کمپنی کی طرف سے وقتاً فوقتاً اس کے حق میں منظور کی جاتی تھیں، اس طرح کی ہر رسید ایک مقررہ مدت کے لیے اسی قیود میں ہوتی تھی جس میں زیر بحث جمع شدہ رسید اور اسی طرح کے نوٹوں پر مشتمل رسیدیں ہوتی تھیں کہ سود مقررہ تاریخ کو ختم ہو جائے گا۔ لہذا نچلی دونوں عدالتیں اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھیں کہ اپیل گزار کی طرف سے پیش کردہ قسم کا کوئی اقرار نامہ نہیں تھا کہ زیر بحث جمع شدہ رسید کے نیچے واجب الادا رقم مانگ پر قابل ادائیگی تھی اور اس کے نیچے واجب الادا رقم کمپنی کی طرف سے 31 جولائی 1940 کو واجب الادا اور قابل ادائیگی ہو گئی۔

غور کرنے کے لیے اگلا سوال یہ ہے کہ کیا حد بندی جو 31 جولائی 1943 کو قائم کی گئی تھی، اس سے بچنے کے لیے شکایت میں بیان کردہ حالات کی وجہ سے بچ گئی تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے درخواست کردہ ذمہ داری کے تین اعترافات میں سے تیسرا سماعت کے دوران اس نے ترک کر دیا تھا اور صرف دو اعترافات جن پر زور دیا گیا تھا وہ تھے (a) 20 مئی 1941 کو مجلس منتظمین کی طرف سے منظور کردہ قرارداد، اور (b) 10 اکتوبر 1941 کے سال 1940-41 کے لیے کمپنی کی بیلنس شیٹ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس نے سال 194 ایل 42 اور 1942-43 کے لیے کمپنی کی بیلنس شیٹ کو ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

20 مئی 1941ء کو مجلس منتظمین کی جانب سے منظور کردہ اقرار نامہ کے حوالے سے، پوزیشن یہ ہے کہ اس میٹنگ میں پانڈورنگ نرساجی ہڈولے، جو کمپنی کے ڈائریکٹرز میں سے ایک تھے، نے اپیل کنندہ کے دعوے کے مجوزہ تصفیے کا حوالہ دیا جو کہ جولائی 1936 کے آخر میں 67,939 روپے کی رقم تھی، جسے مجلس منتظمین نے 22 دسمبر 1936 کو حل کیا تھا، لیکن اپیل کنندہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

نے اسے قبول نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد بندوبستد اد میں اپیل گزار سے درخواست کی گئی کہ وہ کمپنی کو دوبارہ مطلع کرے اگر اس کے باوجود وہ اس مجوزہ تصفیے کی قیود کی پابندی کرنے کے لیے تیار ہے جو کمپنی کے تمام حصص یافتگان کے عام اجلاس کے سامنے رکھی جائے گی اگر اس کی طرف سے مثبت جواب موصول ہوتا ہے۔

مجلس منتظمین کی اس قرارداد پر اپیل کنندہ کی طرف سے مبینہ گیا تھا کہ وہ زیر بحث جمع شدہ رسید کے نیچے کمپنی کی طرف سے اس کے واجب الادا قرض کے حوالے سے موجودہ ذمہ داری کا اعتراف ہے۔ ہم نہیں دیکھتے کہ اسے اس طرح کے اعتراف کے طور پر کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔ قرارداد کے مندرجات میں صرف اپیل گزار کے لیے کمپنی کی ماضی کی ذمہ داری کا حوالہ دیا گیا تھا اور اس میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس میں 15 جنوری 1940 کی جمع شدہ رسید کے نیچے کمپنی کی ذمہ داری کا حوالہ دیا گیا ہو۔ ہماری توجہ ان ڈپازٹ رسیدوں کی طرف مبذول کرائی گئی جو کمپنی نے 30 مئی کو اپیل کنندہ کے حق میں پاس کی تھیں۔ 1935، 18 اکتوبر. 1936 اور 30 نومبر 1938، جن میں سے ہر ایک کی مالیت 47,500 روپے تھی۔ تاہم، ان رسیدوں کی 47,500 روپے کی رقم اور زیر بحث جمع شدہ رسید کے موضوع روپے کی رقم کے درمیان کوئی تعلق قائم نہیں کیا گیا تھا اور اس طرح کا کوئی تعلق قائم نہ ہونے کی صورت میں اپیل کنندہ 20 مئی 1941 کے مجلس منتظمین کے قرارداد میں موجود ذمہ داری کے مبینہ اعتراف کا فائدہ نہیں اٹھا سکا، چاہے اسے موجودہ ذمہ داری کے اعتراف کے طور پر بھی سمجھا جا سکے۔ مجلس منتظمین کی 20 مئی 1941 کی یہ قرارداد، اس لیے، اپیل کنندہ کو اس کے قرض کے اعتراف کے طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکی۔

10 اکتوبر 1941 کے سال 1949-41 کے لیے کمپنی کی بیلنس شیٹ کے حوالے سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ اپیل کنندہ نے 28 اپریل 1945 کو سال 1940-41 بیلنس شیٹ دائر کرنے کے لیے ٹرائل کورٹ میں درخواست دی تھی، لیکن اس نے واضح طور پر کہا کہ وہ اسے ثابت کرنے کے لیے کوئی زبانی ثبوت پیش نہیں کرنا چاہتا۔ تاہم، انہیں وہی فائل کرنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن بعد میں یہ احساس ہوا کہ بیلنس شیٹ خود کو ثابت نہیں کر سکی اور اس لیے اس نے 11 جولائی 1945 کو کمپنیوں کے رجسٹرار سے ایک نقل فائل کرنے کی اجازت کے لیے ایک اور درخواست دی اور دعوی کیا کہ یہ خود کو ثابت کرتا ہے۔ تاہم، اس دستاویز کو ٹرائل کورٹ نے مسترد کر دیا کیونکہ اسے بہت دیر سے دائر کیا گیا تھا۔ جب اپیل عدالت عالیہ کے سامنے سماعت کے لیے آئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تو اپیل گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ رجسٹرار کے دفتر سے پیش کی گئی نقل ثبوت میں قابل قبول ہے لیکن اس ثبوت کو عدالت عالیہ نے ایویڈنس ایکٹ دفعات 65 اور 74(2) پر غور کرنے پر مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ کی توجہ واضح طور پر کمرشل ڈاکیومنٹس ایویڈنس ایکٹ (XXX، سال 1939) کی طرف نہیں مبذول کرائی گئی جس نے بعض تجارتی دستاویزات کے حوالے سے ثبوت کے قانون میں ترمیم کی ہے۔ اس ایکٹ کی دفعہ 3 یہ نافذ کرتی ہے کہ "بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ 1872 کے مقاصد کے لیے، اور اس میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، ایک عدالت:

(a..

b) یہ فرض کر سکتا ہے کہ اس ایکٹ کے معنی میں، دستاویز کے سلسلے میں پنڈت میں شامل ہے۔ شیڈول کا II:-

یہ کہ کوئی بھی دستاویز جو گوشوارہ کے حصہ I یا حصہ II میں شامل دستاویز ہونے کا دعوی کرتی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، اور مناسب اتھارٹی کے ذریعہ یا اس کے تحت باضابطہ طور پر بنائی گئی تھی، اس طرح کی گئی تھی اور اس میں موجود بیانات درست ہیں۔"

گوشوارہ کے حصہ II میں آئٹم نمبر 21 کا ذکر ہے:—

"بھارتیہ کمپنیز ایکٹ 1913 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت مذکورہ رجسٹرار کے پاس دائر کمپنی کی واصل باقی منافع اور نقصان اکاؤنٹ، اور آڈٹ رپورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے تصدیق شدہ نقل۔"

اگر عدالت عالیہ کی توجہ قانون کی اس شق کی طرف مبذول کرائی جاتی تو ہمیں یقین ہے کہ اس نے کمپنی رجسٹرار کے دفتر سے اپیل کنندہ کی طرف سے حاصل کردہ بیلنس شیٹ کی نقل کو مسترد نہیں کیا ہوتا۔ ہماری رائے ہے کہ نقل کو ثبوت میں داخل کیا جانا چاہیے تھا اور ہم اس طرح تسلیم کرتے ہیں۔

اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ بیلنس شیٹ جس پر ڈائریکٹرز نے دستخط کیے تھے اس میں کمپنی کی طرف سے اپیل کنندہ کو فکسڈ ڈپازٹ کے طور پر 67,939 روپے کے واجب الادا قرض کا اعتراف تھا اور یہ حد بندی کو بچانے کے لیے کافی تھا۔ اس لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بیلنس شیٹ کے حوالے سے کوئی مفروضہ اٹھایا جا سکتا ہے جو متعلقہ اتھارٹی کے ذریعے یا اس کے تحت کیا گیا ہو یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تجارتی دستاویزات ثبوت ایکٹ (XXX، سال 1939) کی دفعہ 3(b) کے تحت اس میں موجود گوشوارہ کی درستگی کے حوالے سے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ مفروضہ لازمی نہیں ہے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 3(a) کے معاملے میں ہے؛ یہ عدالت کے ساتھ صوابدیدی ہے۔ یہاں اپیل کنندہ کی راہ میں دشواری تاہم ناقابل تلافی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ متعلقہ وقت پر یا اس کے آس پاس کمپنی میں دھڑے تھے۔ 27 اپریل 1941 کو ڈائریکٹرز کا اجلاس ہوا، اور اپیل کنندہ کا چیئرمین کے طور پر استعفی قبول کر لیا گیا اور اس کی جگہ دیگر شخص کا تقرر کیا گیا۔ دوسرا اجلاس 17 مئی 1941 کو طلب کیا گیا تھا، لیکن کورم نہ ہونے کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ ملتوی شدہ اجلاس 20 مئی 1941 کو ہوا، لیکن اس اجلاس میں کوئی بیلنس شیٹ منظور نہیں کی گئی۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ سال 1940-41 کے لیے کمپنی کی بیلنس شیٹ کو پاس کرنے کے لیے مجلس منتظمین کی ایک اور میٹنگ ہوئی تھی۔ بیلنس شیٹ کو منظور کرنے کے لیے حصص دار کا ایک عام اجلاس 16 نومبر 1941 کو بلایا گیا تھا۔ اسے بھی کورم کی کمی کی وجہ سے اگلے دن تک ملتوی کرنا پڑا۔ ملتوی میٹنگ میں اس وقت موجود حصص یافتگان نے کھاتوں کو منتقل کرنے سے انکار کر دیا اور یہ کچھ پانچ ہفتوں بعد یعنی 30 دسمبر تک نہیں تھا۔ 1941، کہ حریف دھڑے نے ملاقات کی اور کھاتوں کو منظور کیا۔ لیکن یہ اجلاس صرف اس اجلاس کا تسلسل تھا جسے کورم کی کمی کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا اور یہ واضح طور پر بے قاعدہ تھا کیونکہ ملتوی شدہ اجلاس چوبیس گھنٹوں کے اندر طلب کرنا تھا۔ اس کا مقصد مقررہ نوٹس وغیرہ کے بعد بلائی گئی نئی میٹنگ نہیں تھا۔ ان حالات میں، اس بات پر زور نہیں دیا جا سکتا تھا کہ بیلنس شیٹ کو باضابطہ طور پر منظور کیا گیا تھا۔

یہاں تک کہ اگر عدالت عالیہ کی توجہ کمرشل ڈاکیومنٹس ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 3(b) کی توضیعات کی طرف مبذول کرائی گئی تھی۔ (XXX، سال 1939) بیلنس شیٹ کے حوالے سے متعلقہ اتھارٹی کے ذریعے یا اس کے تحت اور اس میں موجود گوشوارہ کی درستگی کے حوالے سے مفروضہ نہ اٹھانا بالکل جائز ہوتا۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ یہ مبینہ اعتراف بھی اپیل گزار کے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہے۔

بھارتیہ لمیٹیشن ایکٹ کے دفعہ 14 کے حوالے سے جس پر اپیل کنندہ نے انحصار کرنے کی کوشش کی تھی، جلد ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ لیکویڈیشن کی کارروائی نیچے کی عدالتوں میں دائر نہیں کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھی اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ دفعہ 14 کے تقاضے بالکل مطمئن تھے۔ اپیل کنندہ کی جانب سے ہمارے سامنے کوئی ٹھوس دلیل پیش نہیں کی گئی ہے جو ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے پر آمادہ کرے کہ اس سلسلے میں عدالت عالیہ کا جو نتیجہ نکلا ہے وہ کسی بھی طرح سے غلط تھا۔

مذکورہ بالا تمام بنیادوں پر ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اپیل گزاروں کا دعوی واضح طور پر وقت سے روک دیا گیا تھا اور ٹرائل کورٹ کی طرف سے اس کے مقدمے کو مسترد کرنے کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی طرف سے اس کی اپیل کو مسترد کرنا بھی مناسب تھا۔ اس لیے یہ اپیل اخراجات کے ساتھ مسترد ہو جائے گی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document